



بسم الله الرحمن الرحيم

تفسیر میر سخن شناسان عصر و دقیقہ سخنان ہر محقق نہیں کہ تاثر سخن و مقبولیت کلام کہ
پسند طبع و مطلوب خاطر ہر خاص و عام ہو خدا دی آہیں ہر کسی کا حصہ نہیں ہر شخص کو یہ تہ
اعلیٰ ملتا نہیں کیونکہ نہ ہر شاعر سحر بیان ہی نہ ہر سخنور شیرین زبان نہ ہر شعر درد انگیزی ہی نہ ہر
کلام شکر آمیز نہ ہر طبع رنگین ہی نہ ہر بیان دلنشین قابل تحسین نہ ہر در گو ہر شرفِ باغ
ہی نہ ہر گل نیت بخش باغ نہ ہر شجر شجر طور ہی نہ ہر شمع شمع کافور چاچہ شاہدِ حال اور
مصدق اس مقال کا کلام بلاغت التیام یکے تا عرصہ سخنہ انی زمین طراز گلستان
رنگین بیانی ہر سپر فضل و کمال درۃ التاج عظمت اجلال جنابِ فضیلت آبِ قدوق
الساکین ربیع العارفین سخاوۃ معنی آفرین مدارج بارگاہِ عالم پناہ حضرت رحمۃ اللعالمین
فخیر العالی امام الشعر امولانا مولوی غلام امام صاحب شہید مدظلہ العالی ہی
کہ ہر ایک و سکا طالب ہی او پر خاطر و سکی راغب جسے یکبارہ سکود یکھا مدۃ الحسم

مذاق سخن اسکے دل میں ہاگستان رنگین بیانی کا گل ہی میکیج تحقیق معانی کا لہر
 دل عشاق کا غم پرداز ہی خاطر گلغزاروں کا مایہ کرشمہ و ناز ہی صوفیان صافی مزاج کا
 آئینہ صیقت نامہ ہی منا جاتیان سراپا احتیاج کا گنجینہ مدعا ہی شمع شبستان فکر سرخورد
 ہی گرمی بازار کمال اہل جوہر ہی جب تک ہجر محیط کمال ہندوستان میں رونق افروز
 تھے اہل ہندوستان کے کلام فیض نظام سے بہرہ مند و زستھے یوں ہیں کلام او کا ہر لہر اپنے
 تمام کائنات سے جہاں پایا بکرات و مرآت چھپوایا آب جب سے ملک دکن قدم مینیت لڑم
 حضرت مدوح سے رشک گلستان ہوا وہاں ہر صغیر و کبیر اوس سے فیضیاب ہی
 اپنے دستان میں کلام تازہ او کا ناباب ہی جو کہ اس خاکسار کو اسے کلام کی ہمیشہ سبجو
 اور اپنے احباب سے اکثر اوقات ہی گفتگو ہی سوا الحمد للہ کہ ان دنوں کلام تازہ جو دہان
 تصنیف فرمایا ہی بعض احباب کے ذریعہ سے میرے ہاتھ آیا ہی لہذا اسے طے خوشنوی
 طبع رسالے طالبین اور سرسرت خاطر خطیر شائقین کے امیدوار رحمت ایزد مان
 محمد عبد الرحمن مہتمم مطبع نظامی قالب طبع میں لایا ناظرین حق کر دین کی خدمت
 سراپا برکت میں ابجد عجز و نیاز عرض پرداز ہی کہ ہر گاہ اس گل ہمیشہ بہار کی سیر خط
 اوٹھا وین احقر کو دعا خیر سے یاد فرماؤں فقط

CHECKED

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قصیدہ

چمن میں آج کیا شور و فغان ہے	کہ گل خندان پر بلبل نغمہ خوان ہے
تبسم خیز غنچے کا دہان ہے	ترنم ریز سنو سن کی زبان ہے
طرب انگیزی بھولو مکی خوشبو	نشاط آمیز رنگ گلستان ہے
وصال سرو سے شادان ہے قری	گل و بلبل کا باہم اقرار ہے
گل فسرین پر روشن مثل انجم	خیابان گلستان گلستان ہے
شقائق پر توانگن پر زمین پر	چمن کی خاک یک نخت ایوان ہے
گل شبنم میں ہے ایسی صفائی	کہ ادھر روز و رات روشن گلگان ہے
بساط سبزہ پر غلطان ہے بیتاب	نغمہ شبنم ہی یا آب روان ہے
عروسان چمن پر جو ہے جوین	وہ حوران ہستی پر کہاں ہے
جو روئے عشقان ہی زرد و کھلی	بہار افزا رنگ زعفران ہے

ذوبِ لربائی میں یہ کستاخ
 یہ کسی تک سی ہی لہ کر گس
 یہ کسی زلف کی لاتی ہو بخت
 بہار آئی بہار آئی چمن میں
 عزیز و دخت ہی سیر گلستان
 نہیں صیاد کا ڈر بلبلوں کو
 طماننت ہی مرغانِ چمن کو
 جو گلگشتِ چمن کو میں بھی آیا
 تعالیٰ اللہ کیسا قصر عالی
 وہ دیوانِ ضیاء گستر کہ چکی
 اگر خورشید ہی فزہ ہو اس کا
 تنہا ہی ملا گردانِ فانوس
 ملائک سب کھڑے ہیں نیست
 مکانِ آریستہ کر نیکیا
 پہنکتا فور ہی اوسکی حبیبین
 تسم سے عیان ایہ عالموت
 نشان دیتا ہی ہر شے کو مکر

یہ سنبل ہی کہ زلفِ مہوشان ہو
 کہ سرتاپا نکا و نا تو ان ہی
 جو بادِ محمد عنبرِ فشان ہی
 یہی سب و تنوکی و اتان ہی
 کشادہ در ہی سوتا پاسبان ہی
 کہ شاخِ گل پر دیکھا آشیان ہی
 نہ کھٹکا ہی نہ خوفِ باغبان ہی
 تو دیکھا دسمین اک زیاں مکان ہی
 کہ جسکے دم میں قمر زبان ہی
 زمین چو ہی کو جھکتا آسمان ہی
 اگر کتاب ہی اوسکی کتمان ہی
 کہ اوسکی شمع کا پروانہ جان ہی
 کمر باز ہے ہوئے ہر شے جان ہی
 دیر دولت چہ خراک جو ان ہی
 بشارت ہر اشارت سے عیان ہی
 تکلم جانفزا سے دگان ہی
 کہ دیکھو یہ بیان ہو وہ بیان ہی

خود ایسی کار فرمائی سے اپنی
 جو اس کے پاس جا کر میں چھپا
 یہ گھر تیرا ہی یا جنت ہی یا عرش
 کہا میں جیسی گردون نشین ہوں
 یہ گھر میرا نہیں جو تو سمجھتا
 تعالیٰ اللہ میں آستان ہی
 مکان یہ مولد شاہ زمان ہی
 نہ جنت ہی نہ ہی عرش معلیٰ
 محمد ترہنہاں میں نہاں ہی
 محمد یاد شاہ وہبان ہی
 محمد شمع ہی بزم قدم کا
 محمد فخر ہی بنی سب روں کا
 محمد ہی جس راغ افروز تھی
 محمد ہی در اسے در وندان
 محمد سے ہوئی نگین کوئین
 محمد ہی بہار باغ ایجاد
 محمد ہر جرات کا ہی مرہم

نہایت خوش ہی بیخشاں مان ہی
 ترا کیا نام ہی رہتا کہاں ہی
 کہ شان بزرگی اس کے عیاں ہی
 مکان میرا چارم آسمان ہی
 اوتے دور یہ تیرا گمان ہی
 کہ جبریل و سکا ادنیٰ پاسبان ہی
 مکان یہ بھج گاہ قدسیان ہی
 محمد مصطفیٰ کا یہ مکان ہی
 محمد عین اعیان عیاں ہی
 محمد قبلہ گاہ مقبلان ہی
 محمد اکب کون و مکان ہی
 محمد مقتدا سے مرسلان ہی
 محمد قالب عالم کی جان ہی
 محمد چارہ پنجپارگان ہی
 محمد عاصی کن فکاکان ہی
 محمد مقصد ہر این آن ہی
 محمد مونس دل خشکان ہی

محمد آبرو سے بحر دکان ہو	محمد رنگ و بو ہی ہر پسن کا
فرشتوں کا یہی در و زبان ہو	محمد ہی محمد ہی محمد
کہ آمد آداب او کی یہاں ہو	خبر دینے کو آیا ہوں میں پر
خضر بھی اوسکے سوکے زمین ہو	نہ تنہا میں نے پانی ہی یہ جھٹ
کہ ہاتھوں پر لیے نعمت کا ترن ہو	خلیل اللہ کو ایسی ہی خلعت
کہ گردوں جسکے مطبخ کا دھواں ہو	کہ رنگا آج اوس مہمان کی دعوت
میں مجھے انصاف ہی لازم یہاں ہو	وہ صورت دیکھ کر کتاب ہی یعقوب
اگر فرق نہیں آسمان ہو	نہیں یوسف کو کچھ احمد سے
تو وہ محبوب خلاق جہاں ہو	جو یوسف ہی فقط میرا ہی محبوب
کہ جھکو چاہ او کی جز جہاں ہو	کہا یوسف نے میں شیدا ہوں کا
کہ نازک تر زنی اب کہاں ہو	کلیم اللہ نے پوچھا خد سے
جو میری آنکھوں سے اب بہاں ہو	برائی العین دیکھا مصطفیٰ نے
کہ گویا خود مکین لامکان ہو	ہو سہند نشین عرش ایسا
عیان ہی یہ جمع جہاں ہو	نذا آئی تعجب کیا ہی موسیٰ
سمجھ لے فرق نازک دریاں ہو	کہ تو عاشق ہی اور معشوق ہو
پکارا یان نشاط جادوان ہو	مسیحا کا بیان یہ سچ کہ افس
ہوا پیدا شہنشاہ زمان ہو	مبارک ہو مبارک ہو مبارک

<p> کہ نورانی زمین آسمان ہی کہ جبکہ ابر رحمت نشان ہی ہوا الظاہر موبالطن کی شان ہی اوی کے حسن صبر سے عیان ہی جو عالم میں عیان ہی یا نہان ہی گلستان میں بہاؤ خزان ہی تجلی مشعل فروز جہان ہی مسرت کا رواں کاروان ہی جہان کچھو فراہم اک جہان ہی قلوب نیک بیک کا امتحان ہی نہوان و سکی نامی ہی نہیان ہی معین و سکا شفیع امتان ہی علیم و سکا خلیفہ غیبان ہی عجب آئینہ دار عز و شان ہی تو کہتے ہیں کہ مجلس کمان ہی کہ اوس سے عطر پرور مغربان ہی جو نام و سکا محمد یار خان ہی </p>	<p> ہوا پیدا وہ شمع عالم اسہ و ہوا پیدا وہ دریائے حقیقت اوی کے ظاہر و باطن سے پیدا ہوا الاول ہوا الآخر کا مضمون اوی کے واسطے پیدا ہوا سب اوی کے رشتہ فضل و کرم سے اوی کا نور بھیلایا کہ ہر سو مسلمانوں کے گھر شادی شادی مجلس کی ہر کثرت ہی کہ ہر دم محکم ہی مجلس میلاد یارو جو کاسد ہو ہی کاسد ہو کاسد جو کامل ہو اوسے لیان ہی حال فضائل یوں تو مجلس کے جہین دے اس گھر میں ہوتی مجلس فرشتوں تک پہنچتی ہی جو شہر می الدوا کے گھر میں ہی مجلس محمد یار و یار ہو دے اوس کا </p>
--	--

سنو چکر بیان عاشق زار
 سنو چکر ثنا خوان پیسہ
 کہیں اوکی عا پر ہم سب آجین
 اتنی باقی محفل سلامت
 جو کہ اللہ فی الدار میں خیر
 ترے محبوب کی مجلس میں ہم
 مرادین سب کی حاصل ہو خیر
 دلاسے دعا ہو تا حاصل
 ترے فضل و کرم پر سب نیاز
 تجھی سے مقصد دل انگشت بول
 غم دوری سے ایسا ناتوان
 رہنے کی تمنا میں شب و روز
 رہنے کی طلب گاری میں ہر دم
 مینے میں مجھے پوچھا ہے باز
 مینے کی زمین کا رزق ہو جا
 مینے کی رہی جگو حسرت
 مینے کی زیارت ہو مینے

کہ در محفل بل بے غمان
 دکن میں طوطی ہندوستان
 کہ مقبول خدا کے پس جان
 رہے با عافیت جب کبھی جان
 جہان میں خیر کا جب تک نشان
 جو حاضر کو دکن میں جو ان ہی
 ترے در تک رجوع ہنگام
 تو ایسا کار ساز دو جہان ہی
 تجھی سے التماسے عاصیان
 کہ حیرت حال سب تجھ پر جان
 کہ بار زندگی مجھ پر گراں ہی
 دل رنجور بے تاب تو ان ہی
 ترپتی روح ہو اور لب جان
 یہی ہر دم مراد و زبان ہی
 یہ تن میرا جو مشت استخوان
 بدن میں جب تلک روح روان
 مناجات شہیدان سے جان

شیشے ہی میں میرا خاتمہ ہو اکھوا میں بس اب ختم بیان ہو

غزل کے بحر طویل کس طرح حاصل دو دو فاری

یہ بحر کسی ہی پر نور کہ عبور بہن سرور ہر اک باغ میں معبور ہی سامان بہار
گل جھلکتا ہی چرخ زور مہکتا ہی ٹپکتا ہی ہر اک شاخ تر و تازہ سے فیضان بہار
کیا جھکڑے سے جلی آتی ہی سرست ادا مال شونی و حیا نکست گل دست گیان بہار
تاکسی خار سے اوجھ کھینے یا نہ لگے گزرتین ہاتھ میں پھولوں کے ہی سامان بہار
شیشہ ہی غنچہ و گل سا غزل سرخی گلزار میں ہی بادہ گلزارنگ کی شونی و ترنگ
ابر کسار سے اٹھا ہی بے زور شے شور سے مدہوش مہیبت میں ستان بہار
لالہ مجھ ہی تو رنگ آتش بے دود ہی ہر داغ میں پونہ عود مسطر ہی داغ
سرور منتظر استادہ کہ کون آتا ہی اس باغ میں آج ترقی پتی پر شان بہار
مثل آمینہ ہی حیرت دہ زکس نگران دیدہ حیران سے کہ کسو اسطے گلزار میں آج
دلر یا زینے رنگ نئے ڈھنگ عجب ناز سے انزار سے تھان میں عروسان بہار
فرش سے عرش تک برق بجلی کی جھلک جھکا کبھی چشم فلک نے بھی نہ کھاندا فرغ
یک بیک ہونے لگے ایسے ہو یا لونو دار کہ بے پردہ دکھائی دیے خوبان بہار
ہر طرف مرغ خوش آواز کا غل خندہ گل نغمہ بلبل کی ہم چھپر چہل مور کا شور
سج کے دل مست ہوا ہوش اور ایسی کوئل کی صدا باد صبا ہوتی ہی قربان بہار
میل بہار و جسے کہتے ہیں بلبل جو ملا نغمہ سر از منہ پیرا ہمہ تن محو وصال

میں نے پوچھا نہیں معلوم کہ کیوں دھوم ہی گلشن میں ہوا کو نسا گل آج ہی ہمارا
 یوں جواب اوس نے دیا جھکو کہ یہ ماہ مبارک تبرک جو ہی مشہور جہاں شمس صبح
 جسکی ہر صبح صفا خیر سے ہر شام دل آویز سے سپ داؤ ہو رہا ہوا عنوان ہمار
 اس مہینے میں تجلی کدہ قدس سراپردہ وحدت سے ہوا نور الہی کا ظہور
 و مبدم مژدہ دیدار ہی ہم کہ ہوا جلو جسے گلشن ایجاد میں سلطان ہند
 یعنی سلطان سل شمع شعل منظر گل حسد مرسل نے کیا تخت چمن بجاویں
 گرد گرد اوس شہر لولاک گل گلشن توحید کے ہی شہسود جبریل کس بران ہمار
 کیا فریبندہ دل حسن خداداد ہی جو ماری خدائی میں کوئی اور کائنات نہیں ہے نظیر
 یاغبان نزل اوس خاک کی کھاتا ہی قسم سپہ قدم رکھتا ہی وہ سرو فرمان ہمار
 نکست اوس نلف معنبر کی بہت جلد اوڑلاتی ہی تادیر کیا کرتی ہی تقسیم نسیم
 نرے خوشبوی سے نجی اونٹنتے ہیں جس کو چسے کرتا ہی گزشتہ گل خندان ہمار
 افضل الدولہ کا گھر محفل میلاد سے آباد ہی دل شاد ہی برلاسے خداداد کی مراد
 یعنی اولاد خداداد جو نوایں اقبال ہو سہ ہر سہ اوس گلستان ہمار
 حیدر آباد کے ہر کوچہ و بازار سے آتی ہی صدا زفر و نعت پیمر کی شہید
 اک غزل فارسی کی مین بھی پڑھوں کہ جسے جوش میں آجائے ابھی شہید ہمار

غزل فارسی

ای زخت گل سخت لعل دهنست غنچه ت جان لبست لعل و قدرت سر و خندان بهار
 چشم ز گس نه تیر و خم ابرو چو کمان و خجل از زلف و خطت سنبلی در میان بهار
 فرش محمل بهست سبزه فرو چیده و افروخته از لاله و گل بود چرخان بهار
 تو پیر سیرچین رفتی در گرم آمده برق رخ تابنده و ز دشعله بدامان بهار
 در غم سومی میان تو چنان زار و زار اند و خفیف اند و ضعیف اند و کباب و حقیر
 که صبا تخمه تابوت روان کوفتن از برگ گل تازه بود بهر شهیدان بهار
 زمره صبر و قرار می نه کسی نوس و یاری رفیق شفیق نه انیسی نه جلیس
 من یارین تنگی و غربت و تنهایی و وحشت بچه سامان بکنم سیر گلستان بهار
 پر پروانه نمیدارم و اندر نفس تنگ گرفتارم و بیمارم و دگر گیر و اسیر
 تو صبا از ره لطفی و وفا می زمین خسته سلامی برسانی سوستان بهار
 بوسه بر سنگ در باد شیشه شرب و بطحازن کن عرض پیامی زمینی پرنیال
 کای شهر برد و سوار بهر خار جم بفرما که خزان دیره رسد و چمنستان بهار
 این شش صید است بگو تفت و پزیده و فسرده و خم دیره شوریده و آشفته و داغ
 که بدو انگلی و وحشت سودا و خون و غم و احوال زبونت غزل خوان بهار
 بیدار آمد که نظم بهار بهیوئی بارگاه اقدس سلطان و عالم مین قبول
 خضر که تا هون اسی بات پاورش که بجا لاتا هون به غیب محمد پر الا حسن بهار

قصید کے خاتمہ میں جہان فی البغضت یا محی الذلہ بہادر مرحوم کا نام پر وہ اشعار و نحیں کی
خاص مجلس میں پڑھے جاتے تھے اور مجالس میں حضرت مصنف اواسر کا تہم سطح فرمایا کرتے تھے

فصل مجلس لد کے جو ہیں	علیم و سکا تھا عیب ان ہی
فرشتوں تک پہنچتی ہی جو شہر	تو کہتے ہیں کہ یہ مجلس کہاں ہی
معطر ہر شام جان ہمارا	چلو سب مل کے مجلس جہان ہی
سنو چکر بیان عاشق زاد	کہ رشک بلبل بے خانان ہی
سنو چکر ثنا خوان بیہبہ	دکن میں طوطی ہندستان ہی
کہیں اوسکی دعا پر ہم سب آمین	کہ مقبول خدا سے اس جان ہی
اکسی باقی حاصل سلامت	سے با عافیت تک جہان ہی
جزا ہ اللہ فی الدارین خیرا	جہان میں خیر کا جب نشان ہی
ترسے محبوب کی مجلس میں اسیم	جو حاضر کو دکھ پیر و جوان ہی
مراد میں سب کی حاصل ہو جائے	ترسے دیکھ جمع بندگان ہی
دعا سے دعا ہونا جو حاصل	تو ایسا کار ساز دوجہان ہی
ترسے فضاں کو کرم پر پناہ	تجھی سے التجا سے عاصا ہوا
تجھی سے قصہ دل مانگتا ہوں	کہ میرا حال سب تجھ پر بیان
نغمہ دوری سے ایسا ناتوان ہوں	کہ باز نہ رگی مجھ پر گراں ہی
میں نے کی تمنا میں شب و روز	دل بخور سے تاب تو ان ہی

میں نے کی طلب گاری میں ہر دم	تو بتی روح ہی اور لب جان ہو
میں نے میں مجھے پونچا دیار ب	یہی ہر دم مر اور در زبان ہو
میں نے کی زمین کا رزق ہو جا	یہ تن میرا جو شست آخان ہو
میں نے کی روئگی مجھ کو حسرت	بدن میں جب تک کس روح روان ہو
میں نے کی زیارت ہوئے	مناجات شہید خجستان ہو
میں نے ہی میں میرا خاتمہ ہو	کو آئین بس اسب تم بیان ہو

علیٰ ہذا القیاس بحر طویل کی غزل میں شجر میں الی ملکات کن کا نام نامی
ہی اور حجابس میں اوس شجر کے پڑھنے کی ضرورت نہیں

دیگر

دیکھ کر مہ کو پرستار ر بیع الاول	مہر ہی غاشیہ بردار ر بیع الاول
اسل میں نے میں ہو انور الہی کا ظہور	کنز خفی سے ہی اظہار ر بیع الاول
اسل میں نے کے فضائل کو بشر کیا جا	ہی خدا واقف اسرار ر بیع الاول
ظہور کے طور پر بار ب نظر دکھتے ہیں	درود یوار سے انوار ر بیع الاول
خیمہ ابرو سے مہ نو کی اشارت دیکھو	کیا عیان کرتا ہی آثار ر بیع الاول
احمری جلو سے کو نین کو نور کیا	روز روشن ہی شب تار ر بیع الاول
ماہ میلاد ہمیں سب ہی یہ شہر مشہور	ای خوش طالع بیدار ر بیع الاول
وہوم ہی بارہویں تاریخ کی ہر جا طرف	ہی وہی طرہ دستار ر بیع الاول

تروتازہ رکھے اشجارِ ربیع الاول
شاخ و برگ و گل و ثمارِ ربیع الاول
ہمدگر کرتے ہیں گفتارِ ربیع الاول
تا شگفتہ رہے گلزارِ ربیع الاول
کیا خوش آئین ہے تکرارِ ربیع الاول
دیکھ کر گرمی بازارِ ربیع الاول
حق کے طالب ہیں خریدارِ ربیع الاول
دل سے رہتا ہوں طلبگارِ ربیع الاول
بسکہ ہوں تشنہ دیدارِ ربیع الاول
یہی خدمت ہی سزاوارِ ربیع الاول
دوستو میں ہوں گنگا کارِ ربیع الاول
ورنہ لکھتا بہت اشعارِ ربیع الاول

باغبانِ ازلی کا ہی فیضانِ کربار
قوتِ نامیہ کہتی ہو کہ شاداب رہیں
نغمہ سنجان گلستانِ عروسانِ حرمین
چمن آسے شبِ روزِ ہی یان نشو و نما
زلف کرتا ہی یہ ہر سال مکر آنا
آتشِ رشک پر خُشا کو جہنمِ نصیب
نقدِ جان دینے میں ہرگز نہیں کرتے دینے
مجھے ذبح و شوال سے کچھ کام نہیں
سال بھر سے مہینوں کو گنا کرتا ہوں
جتنا ممکن ہو پڑھا جاسے مجلسِ عین
مجھ سے اب مجلسِ میلاد نہیں ہو سکتی
نذیٰ مرفض نے فرستے اگدم کی شہید

غزل

جبریل بنا بلبل شیدا سے مدینہ
دل ہو جس محلِ لیلے مدینہ
اس رنگ سے نکلے ہو صدائے مدینہ
مسجدِ ملکِ روضہ مولائے مدینہ

جب سے ہوا گل چمن آسے مدینہ
سینہ ہو مار و کوشِ صحرائی مدینہ
اوس شے پیدا ہی تمنا ہی مدینہ
کیا نشانِ خدائی ہو کہ ہو تادمِ محشر

<p>جبار و کبش ساحتِ بیلے مدینہ ممتاز ہی خاکستر صحرائے مدینہ جھکتا ہی سو گنبدِ خضراء مدینہ اندر میر ہو کر آسمان سے چھپ جائے مدینہ یاں طور سے بڑھ کر ہی چلتا ہے مدینہ اکل آن میں دریاں سجاسے مدینہ سو کوس سے گر ہو کر نظر آئے مدینہ کیا خضر ہو کر عرشِ ٹھہر جائے مدینہ پر عرشِ محلی نہ تھا ہتھکڑے مدینہ ہر شت کو کہیے یہ بیضائے مدینہ پیا سون کے لیے خضر ہی تھا مدینہ ہم دیکھتے ہیں انکو جو دیکھ آئے مدینہ مولانا محمد متحججیور سوائے مدینہ بیداری میں خالقِ مجھے کھلائے مدینہ</p>	<p>شمس کی جھلک دیکھ کے خورشیدِ فلک ہی اللہ ری ہمتابی زیبا کی صفائی بوسے کی مٹا ہی جو مینا بے فلک کو وان کے درو دیوار سے پیش نظر بن وان طور ہی کچھ اور تھا موسیٰ جو دیکھا سو مردہ صد سالہ جلایا ہے ہن باتک مڑگان سے کوہینِ آہ کی جبار و کبش ہم معشوق کا گھر خانہ عاشق سے ہو بدتر محبوب کی مسند میں بگھٹی ہو رہتی ہر سنگ میں ان کے شرِ طور ہی پہنا ہر چاہ سے جاری ہو جانِ پیہ جوان قسمت یہ کھاتی ہے کہ حسرت کی نظر سے آتا ہوں بڑی دور سے آگودہ عصیان ناخج اب سے تسکین نہیں ہوتی شمشیدلی</p>
--	---

دیکھ

<p>عرشِ بریں پر گوشہ ہی میری کلاہ کا ہر سمت آہ آہ کا اور دواہ واہ کا</p>	<p>ملاح ہون جنابِ سالن پناہ کا محل میں میری نغمہ لڑائی سے شوری</p>
--	--

<p>دیکھو تو یوں خراں ہوں کہیں کس ہوش کا تکے سے کم ہی کوہ بھی گر ہو گناہ کا جس جا پہ زمرہ آب ہو مہرِ غرِ خواہ کا مالک ہوں تمام سپید و سیاہ کا سردار ہی سے بڑھتا ہی رہے سپاہ کا موندہ کیا ہی شمعِ بزم کا یا مہرِ ماہ کا جس گلستان میں بانوں شمعِ شہر کا کیا کمر بستہ زور چلے برگ کاہ کا یوسف بھی ہی پایا سلام و سکی جاہ کا اوسکے سوا مقام نہیں دل میں آہ کا ہوئے گذر مینے میں مجھ و سیاہ کا جو نعت کا کلام ہی تو شہ ہر راہ کا کیا مرتبہ ہی نامِ خدا اس گواہ کا</p>	<p>زیا ہی فخر و ناز مجھے جہدِ رکرون دریا فیضِ وجود ہوں جسکے سلنے اوس جا پہ غرِ خواہی ہماری کر گاہ بے اوسکے حکم کے نہ چلے لوحِ قہرِ سلم پیغمبروں کو غر ہوا اوسکی ذات سے سربز کیا ہوں اوسخ تا بان کے رو بڑ شبہم کی کیا مجال جو گلشت کر سکے ہوش کی کشش تو دلِ بزار کیا سکے تہنا خضر ہی تشنہ شوق لقا نہیں عاشق کے دل سے آنکھ لٹی ہی اس لیے کا لکھ تو میرے موندہ کی چھٹے آب کی درپیش ہی عدم کا سفر سب کو دو تو پیغمبروں کا شاہِ عادل ہو شہید</p>
--	---

غزل

<p>ہیں تے رخ سے پیمان گلِ آئینہ شمع ہند گر ہوتے ہیں نازان گلِ آئینہ شمع خستہ مضطرب حیران گلِ آئینہ شمع</p>	<p>ای صدمہ تجھ پہ ہیں قہبان گلِ آئینہ شمع بزمِ مولد میں جو ہر ایک نے عزت پائی سنکے اوصاف ترے حسن کے ہو جاتے ہیں</p>
--	---

<p>دیکھو خندان بھی ہیران بھی تو گریان بھی تری محفل میں ہوا آغوشہ بخون محو لقا بلبل و طوطی و پروانہ نہیں چاہتے ہیں طرفہ جمعیت خاطر ہی کہ مجلس میں تری عشق میں تھے ہوئے تھے باہر ایسے رنگ و درو و صفا لائے ہیں گھر سے صاف کہتا ہوں کہ کسکے قلم سے نکلا میری ملک و غزل و صفحہ دیوان کچھ شہید</p>	<p>دیکھ کر صورت جاناں گل و آئینہ و شمع ہر تن و غم گدازان گل و آئینہ و شمع تیرے ہوتے ہوئے اوجان گل و آئینہ و شمع نہیں ہوتے ہیں نشان گل و آئینہ و شمع کہ چھوڑتے ہیں عریان گل و آئینہ و شمع ہیں تھے بندہ احسان گل و آئینہ و شمع اس طرح دست گریان گل و آئینہ و شمع کہتے ہیں سارے خندان گل و آئینہ و شمع</p>
--	--

غزل فارسی

<p>نبرد چون رخ جاناں گل و آئینہ و شمع ہر دم از عارض تابان کسی می باشد خون دل بخت و محو شدن شعله زون بلبل و طوطی و پروانہ ہر شام بگاہ بقای کہ تو باشی نتواند کہ شود دارد از داغ غم عشق و آب و آتش ہمچو عشاق بود غرق و خون و خواب چشم خواب کہ از دل داغ جگری</p>	<p>کہ چنین نیست سوزان گل و آئینہ و شمع خستہ و مضطرب حیران گل و آئینہ و شمع از آہ و خنای جان گل و آئینہ و شمع کردہ بروی قربان گل و آئینہ و شمع زینت بزم و گلستان گل و آئینہ و شمع جگر و چشم و رگ جان گل و آئینہ و شمع سیدہ سوزان شرافقان گل و آئینہ و شمع یافتہ از من بیجان گل و آئینہ و شمع</p>
---	--

پیش کوئی تو نیرزد بجوسے در بازار	گشت در عمد تو از زبان گل آید شمع
پردہ بردار ز رخسار که پیش تو کشند	از حیا سر بگریبان گل آید شمع
لفظ رنگین و شصاف و فروغ معنی	ہست بر صفو دیوان گل آید شمع
آفرین بر تو در وجودت سچ تو شہید	نتوان گفت بدینسان گل آید شمع

قصیدہ اردو صبح در بحر طویل

آئی بہار بہارن ہی بلبل گل کا وطن دیر و حرم نعرہ زن آئے ہیں شمع در ہن	
زاہر سے کہ دو سخن ہو فصل گل تو بگلن گر چاہے عشرت جان تو منہ خواہی کھائے	
آئی بہار جانفزا لانی گلستان میں صبا پیغام وصل در با گل کھل کھلا کر سنسٹا	
سوج ہو آنکھ و کیا بچنے کا بند قبائل مگر تری یہ صدا بین ہوں در سیر چین	
اے بہاری جا بجا چہر کا ڈسا کرنے لگا بولی گلستا کی ہوا ہر نخل پھولا اور پھلا	
آج جان بولی تو بتلا شطرنج بن کر صبا بھاتی ہو صبح و سانسبل کی لہر پر شکن	
ساتی جو شمع و شنگ ہو مست می کلنگ ہی مطرب خوش آہنگی جو تو آہنگی	
دل عیش کا اورنگ ہو غم خستہ و دلنگ ہی بلبل ہو خوشدل رنگ شاد ہی گل و چمن	
سو گھین جو بھولو کی تمک ہو شون جو رومک دیکھیں جو چوکی کچھلے انجم کی ملک	
برق نخل کی جھلک و زلزل سے ابلک اگر نہ تھا جس سے فلک نہ بچھین گے اب مرد و زن	
شمس نے گلزار سے گلزار نے گلزار سے گلزار نے رخسار سے رخسار نے دیدار	
دیوار سے گھنٹار سے گھنٹار نے رخسار سے رخسار نے دیدار سے سکھا ہی شون کی گلچن	

آگہ تھا کہ اس سے نکال دے دو نوں جہان تن کو نہ تھی پروا جان کو نہ تھی فکر برن
 جو غیب میں محصور تھا اس نور سے منظور تھا در پردہ جو ستور تھا اس نور سے شعور تھا
 یہ نوری شہور تھا یہ نوری مذکور تھا جو کچھ کہ تھا یہ نور تھا یہ کیف کہ ہے باطن
 وہ سایہ ذات احدہ نظر نور صمد مستطیر فیض ابد ستیمان وہ ہر نیک بند
 لایا جہان میں مستند مہربوت کی سند محمود ارباب حمد محمود رب و امان
 وہ بادشاہ دو جہان وہ قہر گاہ مقلدان وہ رہنمائے اس جان و دین
 وہ مہریم و تحشنگان ہ چارہ در دہان وہ مصد فیض عیان و نظر سرور
 مہرے جو کی اوپر نظر مگرے ہوا او کا جگر تبسج خوان تھے سب جگر لڑی ہوئی تھی نور
 اوس لقا کے پانوں بچے لگے نہ شجر اوس اور کس دیکھ کر فریاد کروٹھا ہر
 او سکا براق بادا پشترندہ ہو جس سے ہوا اوس نازنین کوے اور طائرین نکلتے کو صبا
 بس بگیا اور وہ گویا جاعش رنگ پوشا دیا گشتہ مثل گرد شاگرد اوس گردون ز
 جسد ہوا وہ جلوہ گرسب گر پڑا کمری کا گھر اوس کی تجلی دیکھ کر کہتے تھے سب ہاں
 یارب کیسیا ہی بشر جب کی داسے سب آتا ہی عالم میں نظر سب زالا بانگین
 کیا حسن کیا رخسار ہی کیا طرہ طار ہی کیا ز گریں ہی کیا ابو خرد سدا رہی
 کیا لب بہن کیا گفتار ہی کیا قہر ہی کیا رفتار ہی کیا جامہ کیا دستار ہی پوشاک کی کیچھو
 حمامہ جو زیب ہوا و سکی صفائی دیکھ کر متا سب بگڑا تر خوشید سے سوٹی سحر
 پٹکا تو دیکھ کر سقد رہی زینت موسے کراوس قلم سے سایہ پر کتنا ہی زیبا پیرہن

	ایام مولود آگئے آثار بہود آگئے اوقات محمود آگئے اسباب مقصود آگئے احیان مسعود آگئے اعیان موجود آگئے راحت کے دن دہ آگئے تازہ ہو عمر
	پھر مجلسین ہونے لگیں تازہ ہوا ایمان دین پھر نور البعالمین ہی جلو افروز زمین بہر ہر دل اندوہ کین ہونے لگا عشرت کین پھر ہو گیا یوسفین شادی لگا کھربیت سخن
	عشاق کیا سامان کرین کیا ہر یہ سلطان کین کیا دعوت مہمان کرین کیا خدمت شایان پان نذر نقد جان کمرین جان فدیہ جانان کمرین اس ماہ پر قربان کین بدر پر خزانہ زون
	یہ نغمہ عیش جادوان گم ہر شہید خستہ جان دیوانہ دیکھو ہر کمان کہ دو دکھا ضرور وہ بلبل ہندستان ہو فارسی میں نغمہ خوان شتاق بین پیر جوان سبکتہ سنجان کین
	قصیدہ فارسی ستمی سچر البیان سچر طویل سچر اب قصیدہ عبد الواسع جبلی آئندے طلالت سچر جواب قصیدہ شیخ اوحد در جمع و تفریق زیادت حایت سچ
	آمد بہارِ رفتن سرگرم آشوب ز سن از رنگ گلہائی چین در خار و سن آتش گلشن گلگون قبا گل پیرہن رنگین اداس ترین بدن از پر تو خود برقی دن خرمین جان
	آمد بہارِ بخزان ہزار حسن دلبران مساز عشق بیہ لان با بلبل گل تہجان چین جبین سرگران با سر خوشی دہن کشان خندان گل افشان کنان با بزم نوشان
	آمد بہارِ جادوان سرگرم تاراج خزان از سنبل گل ہر زمان باد و دالتش ہمنان در شرح و وصف گلستان با برگ سوسن ہر زبان در گیسو کشن تو امان با نگر از چمن دن
	آمد بہارِ دکشا غمخو می سہر تابا در حجب دامن مسبا از نکمت گل عطرسا

	باغترهای غم را با عشوهای دریا از شاهان مرقا چالاک تر در مکر و فن
	زین کله گلگون قبا جادو نگه زنگین ادا پاز زمین سر در هوا غنرت گنج صحت گرا بیگانه خور و آتش آینه بین حیرت نما ساع نجف مست اداستی فرا تو بشکن
	سر و چین از خود سری جو یطوبی هم سری ز گس بسد جادو گری سر گرم ناز دلیبری از زهره و از شتری گردیده جانرا شتری گل همچو خسار بر پی سنج زلف پر شکن
	پردانگی بنشد صبا تا عند لب میز با صحرصول عا پروانه سازد خویش را زان دو که درستان سر از لاله گل جا بجا هر نخل منزه گنج میاشمع روشنی گلن
	تا از پری خسار با مخروده دیدار با آمد لب گفتار با گل با شکفتن کار با دارد که در گلزار با سر کشند از خار با بالید یکسر بار با از خرمی بر خوشستن
	گل محرده از هر خار گل در کوچه و بازار گل در دشت و گلزار گل در درون کجسار گل بر هر در و دیوار گل بر هر سر و دستار گل در سجه و زنا رگل بستند شمع و برهن
	کشتی جدا دریا جاد گلشن جدا در صحرا جدا اسما جدا اشیا جدا املا جدا انشا جدا ساقی جدا صبا جدا اعضا جدا جانها جدا اساع جدا امینا جدا است و شاد و پیچ
	وقت است اگر هر خشک تر با هم شود شیر و شکو وقت است اگر شام سحر جوید گل وقت است بالیدن اگر بالیدگی گیر و ز سر تا در گنج از اثر نشود و نادر سپهر من
	از مقدم نور خدا شمس الضحی بدر الدجی نجم الهدی خیر الورا بحر عطا بر سخا کان حیا کم وفا خان ولا شان علما شمع بقا مصر ضیا ماه صفا شاه زمین

محبوب رب فخر اعم مصر عرب با عجم عالی نسب ابریکرم الاحسب فیهم
 اقی لقب عالم علم گنج طرب کنیز قدم فود طلب بض اعم عشی مکان زیر طرب
 پیرا شد از هفتش نگر روز و شب شام و سحر برگ و گل شاخ و شمر و در ملک جن
 در قالب غالی اگر نورش نماند جلوه گر بر گزینا و در خبر جان از تن روح از بدن
 برگردن آن نازنین غم گشتن زلفش بین شام است یارب اینچنین مسیح خندان
 یا سبیل است یا سیم از وصل هم عشرت گزین یا شمع کافور است یا سبیل یا سبیل
 بوئی از آن زلف و آرد اگر باد صبا هر مرده خمیسه در جاستان بر لب جا
 لطف عرق بنگر که تکیه قطره او بر کجا با خاک گردید آتش نرسین میروسترن
 از نور خلعت در برش تاج لعل بر سرش خیل رسولان لشکرش فرج ملاک کائنات
 تقدیر حاضر بر درش حکم قضا فرمان برش لوح و قلم از دفترش حیدر هر سر و علم
 در محفل میلاد او بیانه قصه با سبود اما زلف مشکبوم همون منت موبود
 بلبل بگل از آرزو پیوسته دارد گفتگو پروانه یا بآبر و از وصل شمع انجم
 بر آستان او چنین ساینده و بان حسین مجنون چه دارد روی این که عشق او کرد
 گر ناله آن نازنین بیند خزان بر زمین از لعل گل نشین نایب بر مجنون شدن
 غلمان و حور از هر طرف لمعان نور از هر طرف غیب حضور از هر طرف نغمه از هر طرف
 ناز و غرور از هر طرف عیش و شکر از هر طرف دیک در از هر طرف گرم نرم از آن
 اختر شماران هر طرف فخر نگاران هر طرف آینه داران هر طرف سگداران هر طرف

	چاکب سواران هر طرف امیدواران هر طرف چون من هزاران هر طرف جمع اندر طرف چمن سرد چو راغان یکطرف شش شصستان یک طرف گل در گلستان یک طرف قضاخندان
	قری باغان یک طرف دانه زان یک طرف بلبل غزلخوان یک طرف انشورش دل بچون خضر و سحاک طرف بارون برسی یک طرف ذوق تنها یک طرف شوق تنها یک طرف
	جبریل تنها یک طرف عشاق شیدا یک طرف گم گرده خود را یک طرف دارند بر لب این سخن ای میهان خوش آمدی جان جهان خورش آمدی شاه شهنش آمدی هر دو را خوش آمدی
	آرام جان خوش آمدی کنز نمان خج خوش آمدی عین جان حش آمدی خوش آمدی ای سبک ای مهربان خوش آمدی ای خوش ادا خوش آمدی ای رهنما خوش آمدی ای یار خوش آمدی
	ای مددقا خوش آمدی ای مهربان خوش آمدی ای مهربان خوش آمدی ای مهربان خوش آمدی ای جان خوش آمدی جانان خوش آمدی ای همان خوش آمدی بر همان خوش آمدی سلطان خوش آمدی همان خوش آمدی ایمان خوش آمدی با دلاوری جان تن
قطعه	
	این چهره زیبای تو این قامت عنای تو این نگین شملای تو این لطف عنایتی مژگان صف آرای تو ابروی جان فرسای تو لعل لبسم زلفی تو دندان قشنگ لب
	اول ندیدم در نشان ثانی ز محشر آستان ثالث شکیب از مردمان چهارم از زنجیر بان پنجم دل از دست بتان ششم دل تاب تو ان هفتم قرار تن جان هشتم در جان نین
قطعه	

میدار و اندر شب سحری آرد از سودا خبر می بارد از خود مشک تر بردارد و خوشتر از
 آویزد از تار نظری خیزد از دل تاب بر خون یزد از دل غمگیر انگیزد آسیب من
 اول از لعلت کوی قناتی سودا سوختی نالست سر گیسوی تو چارم قد کوی تو
 به خیمه بابر کوی سادس هوای بوی تو به خیمه خم ابروی تو هشتم غم غیب ذقن

قطعه

با عارض تا بان تو با طره بچیان تو باز گس قان تو با ابرود مرگان تو
 با قامت دی شان بهم باورد دندان تو با هم با لب خندان تو هرگز نیاردم کن
 نالست از گل صبح از صفا ظلمت شب مشک از خطا ساغر می سحر از عالج زهبل
 سرو از دشتیچ از ضیاء آب از گهر تاب ز سهام جان جان بگم خاک گهر کان از عیان
 ای از صفت خست بری نازد تو به پیش بری از ماه و مهر خادری از زهره ادر شمری
 با گوی بهقت میری با تو ز روی خود سری گرشع جوید میری بگلشن سرش دهن
 ای دامت را بر زمان افتادگان خسته جان طاقت تاب تو ان گیزم چون
 گریز ز می امنکشان کیه ز خاک کشم گان رسم که این خاک نشانستی بر از زهن
 نور تو از روز ازل تا جلوه گر شد بر محل انداخت از حسن سل و کار شیطان مغل
 شدلات عزا و بمل در عهد حکمت مبتدل از نیم قدرت در بعل در دوش باطن
 ای مصومه احسان گزین از سجده تری چنین ای بردت عرشین عین احسان

ای شاه پسند نشین تخت العالین ای شهیر روح الامین در محفل قیام ازین
 اکنون فرغت تو بکف سرایه دارم از شرف نیش از روی شغف بلخ و دهم دهم
 که لعل را گفتم خرف که سنگ را بگفتم عمری عبث کردم کف و صفیل و گر گدن
 که شاه را گفتم که اگاه بی گذار را بادشا که بخل را گفتم سخا که خاک را اعطای
 که مهر را گفتم شما که ارض را گفتم شما که زنا را گفتم شما که باز را گفتم زغن
 از حرص و سودا و خون می کشتم در سفر فرون خرمند ام بید کنون بنان و کز کز کز
 حاصل نشد دنیای دوزخ مرغ جان جوی خون از پستم نازد بین شدستین بین
 دیوانه ام لا یعلم از هر عالم غافل زان چسپ ابرو مسلم فارغ ز شغف قاتلم
 تا بهرم آب و گلم بازلف و مژگان شاخلم از بهر منصور دلم کافیت این بدین
 ای مظهر نور رضا ای مرجع شاه و گداز که در شوق چما بر من گذشت از ابتلا
 چون عند لب بنوا از آفتابان بستم جد ایگانه گشتم زانگاه که دیدم دور از وطن
 از دوری آن آستان تا کی گشتم شور و فغان اکنون در دست این آن دل میزدان
 ای نگین بیکان دستی که میاب و توان بیدست پانجسته جان افتاده اند در دکن
 تن محفل است دل جرس از درد عالم نفیس هر چند بنمیش پس با غنچه سرست
 ای بادشاه و داور رس بد بفرایدم برین تا کی شصید از نفس ناله چو بلبل آه
 در بزم میلاد این زمان نگل جایش عیان یاکه در خیم بیان با بنده حاکم و زبانی
 هم بانی دهم حاضران هم سامع دهم و جخوان باشند دامن شادمان با ربیع بختن

سخن گفتیم دوستان باد صبا این بار نشان از من رسان بدستان کنشور سحر
 آتشک این سحر البیان جوید مذاق نکته دان جاسد نسید از زبان چهل نغمه سخن

غزل

بگیسو شانه کن از خواب چشم سحر سا بکشا	بی صبر غزالان حرم دلم بلا بکشا
بخوشید آتش افکندن صبح دلکش بکشا	لقاب ز جبهه تان بخش بند قبا بکشا
بشرح معنی و دلیل هر کس گفتگو دارد	تو بر خیز این معالای بشرح واهی بکشا
بمحرمانه اعمال خواهند از سکاران	بیایم خدا بر چهره زلف شکسا بکشا
ربانی هرگز از دلم گرفتاری نمیخواهم	طلبیدن از تو دارد دل من دست بکشا
اگر از شوق بکشایند چون آیه آغوش	در راحت بروی سنگان با صفا بکشا
ایران قفس از خست سیر گلستان ده	گره از کاکل مشکین خود ای مه نقا بکشا
سر پاخته مشکل شدم چون شبنم غلطان	تو ای خوشید طلعت بر سر بالین بکشا
بگیسوی شید که پلا و روی گلگونش	گره از کارم ای شیر خدا مشکلا بکشا

ترجیع بند

عاجز منم پریشانم	چاره کار خود نمیدانم
صرف شد عسر من بجز محزونم	روز و شب ببتلای عصیانم
بادشا با بحال من هستی	که بود رحمت تو در مانم
حاجت عرض حاشی تو بود	بر تو پیداست درد پنهانم

<p>از گنای که بر تو مخفی نیست تلخ شد کام من باین کامی بیکسم جز درت پناهم نیست</p>	<p>سخت شمرنده ام پیشینم همه تن وقف داغ حسرتیم در دم بیکسی ترا خوانم</p>
<p>یا حبیب الله خذ بیدی بالعجزی سواک مستندی</p>	
<p>گو بپاس ادب دامن شاه لیکه دامن از دلازی وجود اعتراف من از گنگاری گر چه از کثرت سیه کاری لیکه یابونستم که گشت میزند موج بحر رحمت عالم رحم کن جسر عه بکامم ریز</p>	<p>دست عجز گدا بود کوتاه خود رفت در کف خاده راه هست عذر گنه بر زنگنه نامه دارم چو روی غمیش پناه هیچکس نا امید زین دگاه خاص از بهر تشنگان گناه تشنه گذار حسه بیداد</p>
<p>یا حبیب الله خذ بیدی بالعجزی سواک مستندی</p>	
<p>دور از آن در که از تو باد آباد کی ز کج قفس کنم پرواز کی فشانم گهر ز دامن جان</p>	<p>عجز پیوده میسر و در باد کی ازین قید غم شوم آزاد کی ستانم ثمر ز نخل مراد</p>

کی کنم کارم جان دل حاصل چند اشک شرفشان بر زخم چند سوژم در آتش دوری چند گرم زرد و مجوی	کی شوم جبهه ساسی کوی واد چند آتش ز غم بر این باد چند نالم بخاطر ناشاد راه گم کرده می کنم فساد
یا حبیب الاله خذ بیدی بالعجزی سواک مستندی	
چند گروم ز آستانه جدا از در خوشن چین بایوس بهم صدیق بحر صدق و صفا بهم عثمان که بهشت النورین دین پنا به بحر مت جبریل رحم کن رحم بر من سکین ایچر نقش قدم به ستر خاک	در بدر خوار و خسته ویر واد تو گردان سگ در خود را بهم فاروق عادل کجاست از برای علی شیر خدا بادشا به بحق وحی سما بهم سبطین و فاطمه زهرا بخود افتاده ام برای خدا
یا حبیب الاله خذ بیدی بالعجزی سواک مستندی	
طو یلم بح تو بیان نیست کر برانی ز در دگر خوانی	بل یلم وصف تو فغان نیست آستان تو آشیان نیست

میگد از مچ شمع سرتاپا	سوختن شرح دہستان منست
گر زایمان من سوال کنند	خود بفرما کز امتان منست
گر نہ نیک در بدست شہید	بیخ خوان منست از ان منست
صورت من کہ محور نیست	ہمچو آئینہ تر جان منست
مرد در اد حیات بعد مات	ہر دم این نغمہ بر زبان منست

یا حبیب اللہ خذ بسیرے
یا عجز می سواک مستندے

خاتمۃ الطبع

فراوان حمد خلاق جہان ہی	خداوند ز میں آسمان ہی
درو مصطفیٰ بے حد پایاں	کہ جسکے نور سے عالم عیان ہو
اور اونکی آل اور اصحاب پر	کہ ہر اک پہنلے گرماں ہی
پھر اسکے بعد ای خوان دیندار	محمد عبد رحمن کا بیان ہی
کلام اہل دل سے مجھ کو ہر شوق	خصوصاً جو نبی کا بیخ خون ہو
کہ جیسے عاشق زار رخسار	شہید نکتہ پرور خوش بیاں ہی
ہو و سکو عشق محبوب خدا سے	شاخوان سول انس و جان ہی



